بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر: شیخ ناظم
8 Dec,2009

شیخ کی قوت پوری دُنیا پر محیط ہے
زمین میں، سمندر میں.........اور ہر جگہ

''اللہ جل شانہ اُ اپنے بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ اُس کے دوستوں کے نقش قدم پر چلیں اور اُن کے ساتھ ہو جائیں۔لہٰذا، ہمیں چاہیے کہ ہم جسمانی طور پر اُن لوگوں کے ہمسایہ کی طرح ہوں جن پر اللہ کا انعام ہے۔اور پھر ہم دِل سے اُن کے قریب ہوں۔

اگر پائپ نل کے ساتھ جڑا ہوا نہ ہو تو نل سے پانی نہیں آئے گا۔چشمے کا پانی آپ تک پائپ کے ذریعے ہی پہنچ سکتا ہے۔اس کے لئے آپ کے پاس پائپ کا ہونا ضروری ہے تاکہ نل آپ کو پانی دے۔اسی طرح تمام انبیائے کرام اور سیدنا حضرت محمد ﷺ کے پاس وہ خُدائی رحمت کا آسمانی دریا ہے جو ہمارے دِلوں تک آتا ہے۔اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم علم معرفت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ پاکیزہ اور مصفّا قلوب سے رابطہ رکھیں۔اور پھر آپ اس عظیم دریائے رحمت سے پینے کے لئے اور قریب ہو جائیں۔

اولیاءاللہ کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ اس تک پہنچا جا سکے، آپ نہیں پہنچ سکتے۔اللہ تعالیٰ نے ان اولیاء کو اپنی رحمت کے چشمے بنایا ہے۔جو کوئی بھی ان تک پہنچ جاتا ہے وہ زندگی پاتا ہے، حقیقی طور ایک زندہ آدمی ہو جاتا ہے۔جو ان اولیاءاللہ تک پہنچ جاتا ہے وہ ابدی زندگی حاصل کر لیتا ہے، حتیٰ کہ وہ بھی جو نہیں مانتے ہیں۔

ہم اللہ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

یہ بہت مشکل ہے! لیکن اگر اُس کے کسی نمائندے تک پہنچ جائیں تو پھر اللہ کے ساتھ ہیں۔

اگر کوئی اولیاءاللہ تک نہیں پہنچتا تو اُس کے لئے اللہ کی رحمتوں تک پہنچنا مشکل ہے۔اللہ جل شانہُ کی عمومی رحمت ہے جس تک ہر کوئی پہنچتا ہے، حتی کہ اللہ کے منکر بھی، کیونکہ اگر وہ اس کو نہ پائیں تو زندہ نہ رہیں۔لیکن اگر آپ اللہ کا قرب چاہتے ہیں تو پھر آپ کو اور قسم کی رحمت درکار ہے۔جو شخص لاپرواہی کرتا ہے وہ اپنی انمول زندگی اور قیمتی وقت ضائع کرتا ہے۔ جو شخص اجازت یافتہ ہے وہ درحقیقت ہمیشہ اپنے شیخ (پیر) کے ساتھ ہوتا ہے چاہے بظاہر ایسا نہ ہو کیونکہ ظاہر اتنا اہم نہیں ہے۔ اُس کے پاس ایک طرح کا ٹیلیفون ہوتا ہے جس پر شیخ کے ساتھ اُس کا رابطہ رہتا ہے۔اس میں ہماری اپنی مرضی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ شیخ کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے جو اسے حضور اکرم ﷺ کی موجودگی سے حاصل کرتا ہے۔شیخ ہمیشہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتا ہے جو درحقیقت ہمیشہ اللہ جل شانہُ کے ساتھ ہوتے ہیں۔

وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ اور اپنے شیخ کی حضوری چاہے تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اپنے شیخ کا مراقبہ رکھے۔ مراقبہ سے مراد یہ ہے کہ آپ یہ جانیں کہ شیخ ہر وقت آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو دیکھ رہا ہے۔ مُرید کبھی اکیلا نہیں ہوتا ہے۔

آپ دعا کیا کریں 'یا اللہ! مجھے میرے نفس کے ساتھ مت چھوڑ'۔ جب مُرید شیخ کے ساتھ نہیں ہوتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ اور شیطان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور نفس کے پاس آپ کے خلاف چلنے کے لئے لاکھوں چالیں ہیں۔ کسی بھی سچوئشن میں، صورتحال میں، جب مُرید اپنے شیخ کا تصور کرے گا تو شیخ اُس کے ساتھ ہوگا، اُس کی مدد کرے گا۔ یہ تصور مدد لاتا ہے۔ جب آپ اس تصور کو کاٹ دیتے ہیں تو پھر شیخ کی مدد کٹ جاتی ہے۔

شیخ اُس کی مدد کرتا ہے جو اللہ کے راستے پر چل رہا ہوتا ہے جیسے کہ موٹر کار منزل پر روانہ ہونے سے پہلے پٹرول پمپ سے اپنی ٹینکی فل کرتی ہے۔ ایک حقیقی اجازت یافتہ شخص ایسے ہی پٹرول پمپ کی مانند ہے جو اللہ تک پہنچنے میں آپ کی مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے شیخ کی توجہ لے رہا ہوتا ہے جو حضور اکرم ﷺ کی توجہ میں ہوتا ہے اور حضور پاک ﷺ جو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست لے رہے ہیں۔ اگر آپ اس رابطے کو کاٹ دیں گے تو آپ اکیلے رہ جائیں گے اور اُس ٹیپ ریکارڈر کی طرح ہونگے جس کی بیٹری ختم ہو چکی ہو۔ بیٹری کی جگہ اگر آپ تار کے ذریعے منسلک ہوں تو پھر پاور کبھی نہیں ٹوٹتی یا کم ہوتی۔ یہ ہمیشہ مسلسل ہوتی ہے اور جاری رہتی ہے۔

آپ اپنے نفس کے ساتھ کتنا رہنا چاہتے ہیں؟ حضور پاک ﷺ کی حضوری تک پہنچنے کے لئے شیخ کا تصور کہ شیخ میرے ساتھ ہے بہت ضروری ہے۔ اس کے بعد پھر آپ حضور پاک ﷺ کا تصور کرنے کے قابل ہونگے کہ حضور پاک ﷺ کی نظریں آپ کو دیکھ رہی ہیں۔ تب آپ قرآن پاک کی اس آیت 'اللہ کے رسول تمہارے درمیان ہیں' کا مطلب جان لیں گے۔ آپ ﷺ غیر حاضر نہیں ہیں۔ اگر آپ کوئی تصور نہیں کریں گے تو آپ کبھی کچھ محسوس نہیں کریں گے۔

مراقبہ مُرید کو شیخ کی طرف سے سننے کے قابل بناتا ہے۔ اور وہ پھر واقعات اور چیزوں کا مشاہدہ کرے گا اور دیکھے گا۔ تب شیخ (مرُشد کامل) کی حقیقت آپ دیکھ پائیں گے جس کی توجہ اور طاقت دُنیا کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ اس کی کوئی سرحدیں نہیں۔ بالکل نہیں، اگر سرکاری طور پر اُس کو حضور پاک ﷺ کی طرف سے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے تو پھر اُس کی کوئی حد بالکل نہیں ہے۔

اُس کی توجہ اور طاقت ہر جگہ پر ہے، ہر مقام پر ہے۔ سمندر میں ہے اور خشکی پر ہے۔ جہاں بھی آپ جائیں وہ موجود ہے۔

اگر آپ کا رابطہ عمدہ ہے تو آپ اول سنیں گے جیسے شیخ کے پاس ایک خدائی ٹیلیفون ہو اور وہ آپ کو درست راستہ کے بارے میں بتائے۔ اس کے بعد جب مُرید کا مقام بلند ہوتا ہے تو وہ اپنے شیخ کو دیکھتا ہے جو اُس کو ہدایات دے رہا ہوتا

ہے۔ یہ تصورِ شیخ کا انتہائی درجہ ہوتا ہے جس کے بعد مُرید تصورِ رسول اللہ ﷺ کے دائرے میں چلا جاتا ہے۔ یہاں بھی پہلے وہ سنے گا یہاں تک کہ وہ اس مقام سے ترقی کر جائے تب پھر وہ حضور پاک ﷺ کو دیکھے گا۔

اس حالت میں بڑے بڑے اولیاء کرام نے کہا ’اگر حضور پاک ﷺ پلک جھپکنے کے وقفے میں بھی ہمارے سامنے سے اوجھل ہوں تو اُس لمحے میں ہم خود کو مسلمان شمار نہیں کرتے ‘۔ یہ اس وجہ سے کہ جس لمحے آدمی اپنے نفس کے ساتھ ہوتا ہے وہ ایمان میں نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ اللہ جل شانہُ کے ساتھ، حضور اکرم ﷺ یا دیگر انبیاء کرام کے ساتھ نہیں ہوگا تو اُس کا رابطہ منقطع ہو چکا ہوگا اور وہ اپنے نفس کے ساتھ ہوگا اپنی خواہشات کا بندہ بنا ہوا ہوگا یہاں تک کہ اُسے کہا جائے گا:

کیا تم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے (القرآن)۔

ایسا شخص حلال و حرام میں تمیز نہیں کرے گا۔ وہ کہے گا ’میں آزاد ہوں، اور جو میں کرنا چاہوں گا کرونگا‘۔

لِہٰذا، اس راہِ طریقت میں مُرید کے لئے شیخ کا تصور بے حد اہم ہے۔ اگر وہ نہیں کرے گا تو اُس کا ڈیزل یا پٹرول ختم ہو جائیگا اور راستے میں کھڑا رہ جائے گا۔ جب وہ اس ضد پر اڑ جاتا ہے کہ وہ اپنے شیخ کے بارے میں نہیں سوچے گا تو پھر وہ چھوڑ دیا جائے گا۔

کچھ حساس مقامات ایسے بھی ہوتے ہیں جہاں شیطان اور اُس کے مددگار اس راہ کے مسافر کو دھوکا دینے کے لیے مداخلت کرتے ہیں۔ جب کوئی شیخ کا تصور کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا شریک بنانا ہے (شرک ہے)۔ یہ شرک نہیں اور نہ ہی یہ شرک ہوسکتا ہے۔ یہ صرف اس لیے ایسا کہتے ہیں کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ سچی کیفیت کس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ مراقبہ سالک کے لیے ہے، اور یہ ہمیشہ کیا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ حضوری تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر وہ اُن لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جو منزل کو پا لیتے ہیں اُن کو نہ دُنیا کی کوئی پریشانی رہتی ہے اور نہ ہی آخرت کی۔ اُس کی یہ حالت ہمیشہ رہنے والی ہوگی۔

یہ ایک بہت مختصر اور قدرے ثقیل لیکچر ہے۔ اس بارے میں سوائے اجازت یافتہ لوگوں کے جو ہمارے عظیم رہبر کے نمائندے ہیں اور کوئی بھی بات نہیں کرسکتا۔ طریقت تو ادب کرنا اور لوگوں کو ادب کے اگلے درجے کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ ایک سچا مُرید بننے کا مطلب ہے حضور پاک ﷺ کی محفل میں اور محفلِ حضور میں مقبول مُرید۔ اے اللہ! اپنے محبوب بندے کو مزید شان اور توقیر عطا فرما۔ آمین

جو ذکر نہیں کرتا ہے اُس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی اور جس کے پاس روشنی نہیں وہ اندھا ہے۔ چنانچہ اُس کے پردے دور نہیں کیے جاسکتے ہیں۔‘‘

(شیخ ناظم الحقّانی برطانیہ)

(حوالہ ویب سائٹ: http://www.sheiknazim.com/portal-bin/content/view/283/130/)

❁❁❁❁

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل